اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۔ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

روزنامہ الفضل لاہور

یوم پنجشنبہ

۸ رمضان المبارک ۱۳۷۰ھ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
ماہوار ۲½ "

جلد ۵/۳۹　۱۴ احسان ۱۳۳۰ ہش ۱۴ جون ۱۹۵۱ء　نمبر ۱۳۸

عرب ممالک اور ایران پاکستان کو ووٹ دینگے!

کراچی ۱۳ جون :- تمام عرب ممالک اور ایران سلامتی کونسل کی رکنیت کے سلسلے میں پاکستان کی حمایت کریں گے۔ معلوم ہوا ہے کہ عرب لیگ نے اس سلسلے میں ایک مراسلہ ارسال کیا ہے۔ کراچی میں بھی مصر۔ سعودی عرب شام اور لبنان کے سفارتخانوں نے اس قسم کے جذبات کا اظہار کیا ہے۔ اور ایرانی سفارت خانے کے ایک ترجمان نے بھی اس متفقہ فیصلے کی تائید کی ہے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

محامدِ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

ہم نے اس جیسا سوتوں کو جگانے والا اور کوئی نہیں دیکھا (وہ) اللہ کی طرف سے نور ہے جس نے علوم کو نئے پیرایہ میں زندہ کیا (وہ) مصطفیٰ ہے اور مجتبیٰ ہے اور مقتدا ہے۔ اور اس سے عطا طلب کی جاتی ہے۔ ہدایت کی بارشیں اس کی بارش میں، اُس کی سخاوت کے وقت اکٹھی کی گئی ہیں۔ زمانہ اپنی آہستہ آہستہ مسلسل بارش کو اس مقتدا کی بارش کی وجہ سے بھول گیا۔ (کرامات الصادقین صفحہ ۲۸ و ۲۹)

ایران کمپنی کو تیل کے منافع میں حصہ دینے کیلئے تیار نہیں!

طہران ۱۳ جون۔ تیل کو قومی ملکیت میں لینے والے مشترکہ کمیشن کے ایک رکن مسٹر کاظم حسیبی نے ایک بیان میں حکومت ایران کے اس عزم کا اظہار کیا ہے۔ کہ ایران اینگلو ایرانین آئیل کمپنی کو تیل کے منافع میں حصہ دار بنانے کے لئے ہرگز تیار نہیں ہے۔ مسٹر کاظم حسیبی ان ارکان حکومت میں سے ہیں جو کل برطانی وفد سے بات چیت میں حصہ لے رہے ہیں۔ ایران صرف یہ کر سکتا ہے۔ کہ وہ بین الاقوامی معاملات کے پیش نظر اُسے تیل سپلائی کرتا رہے۔ باقی رہا تیل میں منافع کا معاملہ اسے ایران اپنے ذاتی معاملات میں مداخلت اور قانون ملکیت کی خلاف ورزی گردانتا ہے۔ دوسری طرف کمپنی کی بات چیت کے لئے آئے ہوئے وفد کے ایک ترجمان نے اس بات کا اظہار کیا ہے۔ کہ یہ وفد اس بات پر برابر زور دیتا رہے گا۔ کہ وہ کمپنی کو منافع میں برابر حصہ دے۔

طہران ۱۳ جون :- ایران میں مقیم برطانی سفیر سر فرانسس شفرڈ نے برطانیہ تیل کو قومی ملکیت میں لینے کی بنیادوں پر بات چیت کرنے کے لئے تیار ہے۔ لیکن وہ اس قانون کو تسلیم نہیں کرے گا کیونکہ یہ دراصل ایران کا یکطرفہ فیصلہ ہے۔

لنڈن ۱۳ جون :- برطانوی وزارت خارجہ نے ایک اعلان میں اس امر کا اظہار کیا ہے۔ کہ تیل کے بارے میں صدر ٹرومین نے برطانی حکومت کو جو مراسلہ بھیجا ہے اس کا جواب شائع کرنا قرین مصلحت نہیں ہے۔

ہندوستان کی ہر لحظہ بدلتی ہوئی خارجہ پالیسی نے

بین الاقوامی دنیا کو محتاط کر دیا ہے

نئی دہلی ۱۳ جون :- انڈین سوشلسٹ پارٹی کے لیڈر ڈاکٹر لوہیا کی تقریر کے مطابق اقوام متحدہ کشمیر کمیشن سے منسلکہ ایک میجر جنرل کے بیان کی رُو سے ہندوستانی مقبوضہ کشمیر میں نیشنل کانفرنس کے مظاہرے اور جلوس محض نمائشی ہیں۔ مسٹر لوہیا نے مسٹر نہرو کے حالیہ بیان پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے۔ یہ ہندوستان کی ہر لحظہ بدلتی ہوئی خارجہ پالیسی کی وجہ ہے۔ کہ کشمیر کے مسئلہ پر برطانیہ اور امریکہ کے اخبارات پاکستان کی حمایت کرتے ہیں۔ دراصل ہندوستان کی اس پالیسی سے اس کی برتری مشتبہ ہو گئی ہے۔ اور اب بین الاقوامی دنیا اس کی غیر یقینی کارروائیوں سے پوری طرح محتاط ہونا چاہتی ہے۔

کوٹری بند کا ابتدائی کام ختم ہو گیا

کراچی ۱۳ جون :- کوٹری بند کی ابتدائی تعمیر کا کام ختم ہو گیا ہے۔ اور اس سلسلہ میں مطلوبہ سڑکیں کارخانے۔ بجلی گھر۔ ملازموں کے لئے کوارٹر۔ پتھر توڑنے کے ورکشاپ وغیرہ تعمیر ہو چکے ہیں۔ دائیں اور بائیں کناروں کے پشتوں پر کام تسلی بخش طریق سے جاری ہے۔ اور علی الترتیب ۲½ کروڑ اور ۳½ کروڑ مکعب فٹ مٹی کھودی جا چکی ہے۔ پانی کو تقسیم کرنے والی دیواریں بھی مکمل ہو چکی ہیں۔ واضح رہے۔ کہ جب ۱۹۵۳ء میں یہ بند مکمل ہو جائے گا۔ تو اس سے ۲۵ لاکھ ایکڑ زمین قابل کاشت ہو جائے گی۔ اور ۵ لاکھ مزید خاندان آباد ہو سکیں گے۔

حکومت سرحد کا مستحسن اقدام

پشاور ۱۳ جون۔ حکومت سرحد نے متعدد مڈل سکولوں کی عمارتوں اور اُن میں سامان وغیرہ پر خرچ کے لئے ۷ لاکھ ۴۲ ہزار روپے کی منظوری دیدی ہے۔ اس کے علاوہ حکومت نے ہزارہ ضلع میں بالاکوٹ اور کاغان اور پشاور میں پبی کے مقام پر ہسپتالوں کے لئے ایک لاکھ اکیاسی ہزار روپے کی منظوری دی ہے۔

پشاور — آج اقوام متحدہ کے تعلیمی سائنسی و ثقافتی ادارہ کے چار ماہر طبعیات الارض یہاں پہنچ گئے۔

بھارگو مستعفی ہو جائیں

نئی دہلی ۱۳ جون۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ انڈین نیشنل کانگرس کے صدر نے مشرقی پنجاب کے وزیر اعظم مسٹر گوپی چند بھارگو کو وزارت اعلیٰ کے عہدے سے مستعفی ہو جانے کا حکم صادر کر دیا ہے۔ یاد رہے کہ اس سے پہلے کانگرس کا پارلیمانی بورڈ مسٹر بھارگو کو اپنی کابینہ میں بعض تبدیلیاں کرنے کے بارے میں کئی ہدایتیں دے چکا تھا۔ لیکن مسٹر بھارگو مسلسل انکار کرتے رہے۔ چنانچہ اسے اب انہیں وزارت سے مستعفی ہو جانے کا حکم جاری کرنا پڑا۔

— نئی دہلی انڈین نیشنل کانگرس کے ایک اور موقر رکن مسٹر گڈوانی کانگرس کی مایوس کن پالیسی اور حوصلہ شکن مستقبل سے متاثر ہو کر مستعفی ہو کر مسٹر کرپلانی گروپ سے جا ملے ہیں۔ اور آپ مسٹر کرپلانی کی پٹنہ والی کنونشن میں بھی شرکت کریں گے۔

پرمٹ سسٹم کے متعلق بین المملکتی کانفرنس

کراچی ۱۳ جون :- پاکستان و ہندوستان میں پرمٹ سسٹم کے اہم تغیرات کے لئے ایک بین المملکتی کانفرنس پیر کو نئی دہلی میں شروع ہو گی۔ پاکستانی وفد کی قیادت وزارت بحالیات کے سیکرٹری مسٹر عباسی کریں گے۔ اس کانفرنس میں پاکستان کا یہ سوال بھی اٹھایا جائے گا۔ کہ ہندوستانی مسلمانوں کا خرنی پاکستان میں ہجرت کرکے آنا بند کیا جائے۔

نزدیک و دور سے

دمشق ۱۳ جون۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ شامی حکومت نے اپنے وزیر مختار متعینہ واشنگٹن فائز بے الخوری کو یہ ہدایت روانہ کی ہے۔ کہ وہ حفاظتی کونسل میں یہ شکایت پیش کریں۔ کہ یہودیوں نے ہلہ کے دلدل کے علاقہ کو خشک کرنے کا کام جاری رکھا ہوا ہے۔

ٹوکیو ۱۳ جون :- مغربی مبصروں کے اندازہ کے مطابق چورون کمپوا کے علاقہ پر قبضہ ہو جانے سے کوریا کی جنگ کا سب سے فیصلہ کن مرحلہ ختم ہو گیا ہے۔ اور اگر اسی طرح موسم بہار کے چینی حملہ کو توڑ دیا گیا۔ تو جنگ کا نقشہ ہی بدل جائے گا۔

قاہرہ ۱۳ جون۔ مصری اخبار "المصری" کی ایک اطلاع کے مطابق برطانیہ نے مصر کی یہ تجویز کہ نہر سویز سے برطانی فوجیں ہٹالی جائیں۔ اور سوڈان کو مصر سے متحد کر دیا جائے مسترد کر دی ہے۔

کراچی ۱۳ جون۔ سلیمانکی ہیڈ ورکس کے متعلق بین المملکتی کانفرنس جو پہلے ملتوی ہو گئی تھی۔ اب یہاں ۲۹ جون کو ہو گی۔ جس میں پاکستانی وفد کی قیادت سیکرٹری جنرل مسٹر محمد علی کریں گے۔

لنڈن ۱۳ جون۔ برطانیہ میں تیل صاف کرنے والے کارخانوں نے پچھلے سال ۵۰ فی صدی زیادہ تیل تیار کیا۔ پیٹرولیم کے محکمہ اطلاعات کے اعداد و شمار کے مطابق ۱۹۴۹ء میں ۶۱۶۳۷۹۰ ٹن تیل تیار ہوا اور پچھلے سال ۹۲۸۳۷۵۲ ٹن۔

قاہرہ عرب لیگ نے اسرائیل کی اقتصادی ناکہ بندی کو سخت کر دینے کے سلسلے میں عمان۔ دمشق۔ بیروت اور بغداد میں مزید دفتر کھولنے کا فیصلہ کیا ہے۔

عرب لیگ نے یہودیوں کے جارحانہ اقدامات کے انسداد کے لئے تمام عرب ممالک کی ایک فوجی سپریم کونسل کے قیام کا مشورہ دیا ہے۔ اس کے علاوہ ایک قرارداد میں عرب ممالک کی سرحدوں کے تحفظ کے لئے ایک عرب لیگ سلامتی کونسل کے قیام کا فیصلہ کیا ہے۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس لاہور سے چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

وعدہ جات چندہ تحریک خاص برائے تعمیر پختہ چار دیواری مقبرہ بہشتی قادیان

منجانب جماعتہائے ہندوستان

احباب و جماعتہائے احمدیہ ہندوستان کی طرف سے وعدہ جات چندہ خاص برائے تعمیر چار دیواری مقبرہ بہشتی قادیان کی دوسری فہرست بغرض دعا شائع کی جارہی ہے۔ جملہ جماعتوں کو بذریعہ اعلان اخبار انفرادی خطوط اس تحریک میں وعدے بھجوانے اور ان کی ادائیگی کے لئے تاکیدی ہدایات کی جا چکی ہے۔ لہٰذا جن جماعتوں نے تاحال وعدے نہ بھجوائے ہوں یا جنہوں نے وصولی شروع نہ کی ہو ان کے سیکرٹریان مال کو چاہیئے کہ وہ خاص توجہ فرما کر وعدوں کی فہرست مکمل کر کے براہ راست دفتر ہذا میں بھجوا دیں۔ اور نقدی وصول شدہ رقوم دفتر محاسب قادیان میں بحساب امانت چار دیواری جمع کرنے کے لئے بھجوا دیں۔

مجھے امید ہے کہ جو احباب فوری طور پر اپنے وعدے نقد ادا کر سکتے ہوں وہ بلا تاخیر نقد ادائیگی کر کے ممنون فرمائیں گے تا چار دیواری کا کام جلد شروع کیا جا سکے۔

ناظر بیت المال قادیان

فہرست وعدہ جات برائے چار دیواری مقبرہ بہشتی

نمبر	نام	رقم
(۱)	ایم عبدالقادر صاحب کوٹار	۱۰۶ — ۰ — ۰
(۲)	امام حسین صاحب احمد نگر گڑھ	۱۱ — ۱۲ — ۰
(۳)	عطاء اللہ خانصاحب بارڈی پورہ کشمیر	۱۰۷ — ۸ — ۰
(۴)	سید قطب الدین صاحب آسنور کشمیر	۹۱ — ۱۴ — ۰
(۵)	شیخ عبدالحق صاحب بمبئی	۳۵ — ۰ — ۰
(۶)	خلیل الدین احمد صاحب کٹک	۱۰ — ۰ — ۰
(۷)	مکرم محمد سلیمان صاحب امیر جماعت احمدیہ جمشید پور	۱۴۲ — ۰ — ۰
(۸)	مولوی عبدالرحیم صاحب مکھاٹی انسپکٹر بیت المال	۳۶ — ۲ — ۰
(۹)	محمد ابراہیم صاحب پریذیڈنٹ جماعت دیودرگ دکن	۲۰۴ — ۸ — ۰
(۱۰)	ڈاکٹر بشیر احمد صاحب انچارج شفاخانہ قادیان	۱۰۰ — ۰ — ۰
(۱۱)	عبدالرحیم صاحب سیکرٹری مال دیودرگ دکن	۲۱۲ — ۰ — ۰
(۱۲)	ایم کنجا مو صاحب سیکرٹری مال ٹیلی چیری مالابار	۱۶ — ۰ — ۰
(۱۳)	بدر الدین احمد صاحب ۱۰/۱ کارایا روڈ کلکتہ	۵۰ — ۰ — ۰
(۱۴)	بشیر احمد صاحب سیکرٹری مال بنگلور بستی	۱۴۳ — ۰ — ۰
(۱۵)	مولوی عبداللطیف صاحب دیہاتی مبلغ زبیدہ	۷۷ — ۴ — ۰

میٹرک پاس واقف زندگی طلباء توجہ فرمائیں

میٹرک کا نتیجہ نکل چکا ہے۔ لہٰذا ایسے طلباء جنہوں نے خود زندگی وقف کی ہوئی ہے۔ یا ان کے والدین نے انہیں وقف کیا ہوا ہے۔ یا وہ اب وقف کرنا چاہتے ہیں۔ فوری طور پر مندرجہ ذیل امور سے دفتر ہذا کو اطلاع دیں۔ تاکہ ان کے مستقبل کے متعلق سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات کی روشنی میں تحریک جدید کے ماتحت پروگرام مرتب کیا جائے۔ چند دنوں کے بعد طلباء کو انٹرویو اور معائنہ کے لئے ربوہ بلایا جائے گا۔

(۱) نام (۲) والد کا نام (۳) پتہ (۴) مضامین کی لکھے سائنس یا اردو (۵) نمبر حاصل کردہ (۶) ان کے والدین کا ان کے متعلق آئندہ پروگرام وغیرہ

(نائب وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ ضلع جھنگ)

ضروری اعلان

حسب ہدایت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ حضور کی صحت کی خرابی کے پیش نظر تا اطلاع ثانی ملاقاتیں بند رہیں گی۔ پہلے سے منظوری حاصل کئے بغیر کوئی ملاقات نہ ہو سکے گی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ "میں ایک ماہ سے بخار میں مبتلا ہوں۔ سلسلہ کا کام بھی اسی حالت میں کرنا پڑتا ہے ملاقاتیں نہیں ہو سکتیں ایسی حالت میں ملاقات پر زور دینا ظلم ہی نہیں قتل کے مترادف ہے۔ مگر جماعت اس سے گریز نہیں کرتی۔"

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت امیر المومنین)

تعلیم الاسلام کالج میں داخلے کے متعلق

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کا ارشاد

"ہر وہ احمدی جس کے شہر میں کالج نہیں وہ اگر اپنے لڑکے کو کسی اور شہر میں تعلیم کے لئے بھیجتا ہے۔ تو کمزوری ایمان کا مظاہرہ کرتا ہے۔ بلکہ میں کہوں گا کہ ہر وہ احمدی جو توفیق رکھتا ہے۔ کہ اپنے لڑکے کو تعلیم کے لئے قادیان (حال لاہور) بھیج سکے خواہ اس کے گھر میں کالج ہو۔ اگر وہ نہیں بھیجتا۔ اور اپنے ہی شہر میں تعلیم دلواتا ہے تو وہ بھی کمزوری ایمان کا مظاہرہ کرتا ہے۔" (الفضل ۲۰ مئی ۱۹۴۴ء)

نوٹ۔ داخلہ شروع ہے ۱۴ جون تک جاری رہے گا۔ یہ افواہ غلط ہے۔ کہ کالج لاہور سے منتقل ہو رہا ہے۔

(پرنسپل)

مسلماں آج بھی دنیا کا سلطاں ہو تو سکتا ہے

از مکرم فیض احمد صاحب اسلم

دلوں میں پھر سے پیدا نورِ ایماں ہو تو سکتا ہے
مسلماں از سرِ نو پھر مسلماں ہو تو سکتا ہے۔

عزائم اب بھی سینوں میں اگر بیدار ہو جائیں
تو یہ شیرازۂ باطل پریشاں ہو تو سکتا ہے۔

تو اپنی قوت سوزِ دروں ہی سے نہیں واقف
وگرنہ تو وہ قطرہ ہے جو طوفاں ہو تو سکتا ہے۔

اگر ایاکَ نستعین کو وردِ زباں کر لے
تو تو غارت گرِ ابلیس و شیطاں ہو تو سکتا ہے۔

مسیحِ قادیاں کو گر مسیحا مان لو اپنا
تمہارے درد کا اے شیخ درماں ہو تو سکتا ہے۔

گدائی پر ہی یہ نادان قانع ہو گیا ورنہ
مسلماں آج بھی دنیا کا سلطاں ہو تو سکتا ہے۔

قسم ہے مجھ کو اپنے دیدۂ خونبار کی اسلم
بیاباں اب بھی رشکِ صد گلستاں ہو تو سکتا ہے۔

ربوہ میں زنانہ کالج کا اجرا

احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ربوہ میں لڑکیوں کا کالج کھل گیا ہے۔ جس کا نام جامعہ نصرت ہے۔ داخلہ ۳ جون سے شروع ہو چکا ہے۔ جو دس دن تک جاری رہے گا۔ کالج کے پراسپکٹس وغیرہ پرنسپل جامعہ نصرت کو لکھ کر منگوائے جا سکتے ہیں۔ ۱۴ جون بروز جمعرات سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کالج کا افتتاح فرمائیں گے۔ احباب کو چاہیئے کہ اپنی بچیوں کو اپنے کالج میں داخل کریں۔ تاکہ دنیوی تعلیم کے ساتھ ساتھ وہ دینی تعلیم اور دینی ماحول حاصل کر سکیں۔

مریم صدیقہ ڈائریکٹرس جامعہ نصرت ربوہ

روزنامہ الفضل لاہور

۱۵ جون ۱۹۵۱ء

علم الابدان - علم الادیان

تمام زمانوں کے عقلمندوں کی طرح اس زمانے کے عقل مندوں کا مرض بھی یہی ہے۔ کہ باوجود اس کے کہ وہ جانتے ہیں کہ زندگی کے کچھ سوال ایسے ہیں جن کا حل حواس خمسہ کے تجربات اور مشاہدات سے نہیں ہو سکتا۔ مگر وہ اس کا حل بھی اسی طرح کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالے خطاب فرماتا ہے۔

یسئلک اھل الکتاب ان تنزل علیھم کتابا من السمآء فقد سألوا موسیٰ اکبر من ذالک فقالوا ارنا اللّٰہ جھرۃ۔

یعنی اے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) اہل کتاب یہودی اور عیسائی تجھ سے مطالبہ کرتے ہیں کہ تو ان کے لئے آسمان سے کتاب اتار لائے۔ یہ کیا! ان لوگوں نے تو حضرت (موسےٰ علیہ السلام) سے اس سے بھی بڑا مطالبہ کر ڈالا تھا۔ انہوں نے آپ سے مطالبہ کیا تھا کہ ہمیں اللہ تعالےٰ کو ان آنکھوں سے کھلم کھلا دکھا دے۔ (النساء ۱۵۳)

الغرض یہ عقلمندوں کا پرانا مرض ہے کہ وہ ان سوالوں کا جواب بھی جو طبعیات کے حدود سے باہر ہیں۔ انہی مسلمات سے دینے کی آرزو رکھتے۔ اور کوشش کرتے ہیں۔ جو طبعیاتی حالتوں کے لئے مخصوص ہیں۔ اس طرح انہوں نے ان غیر طبعیاتی سوالوں کے متعلق اسی نقطۂ نظر سے کچھ نظریات بنائے ہوئے ہوتے ہیں۔ انکا نام مسٹر برٹرینڈرسل فلسفہ رکھتے ہیں جیسا کہ ہم نے کل عرض کیا تھا۔ یہ ایسی ہی بات ہے جیسا کہ کپڑا ماپنے والے گز سے دریا کا پانی ماپنے کی کوشش کی جائے بے شک اس طرح دریا کی سطح کی وسعت اور گہرائی تو کسی قدر معلوم ہو سکتی ہے۔ مگر پانی کی صحیح مقدار معلوم نہیں ہو سکتی۔ پانی کی صحیح مقدار معلوم کرنے کے لئے دوسری قسم کے آلات استعمال کرنے پڑتے ہیں۔

جیسا کہ مسٹر رسل نے کہا ہے سوالات دو قسم کے ہیں۔ ایک تو وہ جن کا متعین اور حتمی جواب سائنس دے سکتی ہے۔ دوسرے وہ جن کا جواب سائنس نہیں دے سکتی آپ فرماتے ہیں کہ ان سوالات کے متعلق جن کا متعین اور حتمی جواب سائنس نہیں دے سکتی۔ اس عقل کے ذریعہ جو سائنس کی پیداوار ہے۔ فکر و غور کرنے کا نام فلسفہ ہے جس طرح دریا کی سطح اور گہرائی کپڑا ماپنے کے گز سے ماپنے سے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ اس طرح سائنس کے مسلمات سے غیر طبعیاتی سوالات کو حل کرنے کی کوشش محض بے کار شے ہے۔ اس طرح فلسفہ کو علم کہنا ہی غلط ہے۔ یہ اسی طرح کی بات ہے۔ جس طرح بچے کھلونوں سے کھیلتے ہیں کھلونے بچوں کو حظ نفس تو ضرور دیتے ہیں۔ مگر حقیقت کا متعین اور حتمی علم نہیں دے سکتے۔ جیسا کہ ہم نے عرض کیا ہے۔ ہم فلسفہ کو زیادہ سے زیادہ دماغی عیاشی کہہ سکتے ہیں۔

جو لوگ انبیاء علیہم السلام سے ایسے مطالبے کرتے ہیں۔ جو ان کے ظاہری حواس خمسہ کے احاطہ تاثر میں آسکتے ہیں۔ وہ در اصل یہی فلسفی لوگ ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں یقین جب ہوگا۔ جب وہ باتیں جو تم کہتے ہو اپنے حواس خمسہ سے محسوس کر لیں۔ وہ کہتے ہیں کہ اگر یہ کلام اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہے۔ تو ہماری آنکھوں کے سامنے آسمان پر جاکر اپنے ہاتھ میں کتاب لئے ہوئے اتر آؤ۔ وہ کہتے ہیں اگر خدا تعالےٰ واقعی موجود ہے۔ تو اس کو لاکر ہماری مادی آنکھوں کے سامنے کھڑا کر دو۔ حالانکہ اگر یہ ہو سکتا تو تم کیوں نہ ان سوالات کو اپنی تجربہ گاہوں میں حل کر لیتے۔ جب وہ تمہاری تجربہ گاہوں میں حل نہیں ہو سکتے۔ تو پھر کیونکر یہ ممکن ہے۔ کہ ان تجربہ گاہوں سے حاصل کئے ہوئے مسلمات کے ذریعہ تم کوئی متعین اور حتمی جوابات حاصل کر سکو۔ عربی میں ایک ضرب المثل ہے۔

العلم علمان - علم الابدان و علم الادیان

یعنی علم صرف دو ہی ہیں سائنس کا علم اور دینیات کا علم۔ دونوں کے لئے متعین اور حتمی معلومات حاصل کرنے کے لئے الگ الگ راستے ہیں علم الابدان حواس خمسہ کے تجربات اور مشاہدات سے حاصل ہو سکتا ہے۔ مگر علم الادیان میں تیقن اور حتمیت کا درجہ حاصل کرنے کے لئے الہام ہی راہنمائی کر سکتا ہے۔ فلسفہ ان دونوں میں سے کسی قسم میں شمار نہیں ہوگا۔ جیسا کہ مسٹر رسل نے بھی تسلیم کیا ہے۔ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں

"وہ زندگی کا پانی آسمان سے آیا اور اپنے مناسب مقام پر ٹھہرا۔ اب تمہیں کیا کرنا چاہیئے: تا تم اس پانی کو پی سکو یہی کرنا چاہیئے کہ افتاں و خیزاں اس چشمہ تک پہنچو۔ پھر اپنا منہ اس چشمہ کے آگے رکھ دو تا اس زندگی کے پانی سے سیراب ہو جاؤ انسان کی تمام سعادت اسی میں ہے کہ جہاں اس روشنی کا پتہ لگے اسی طرف دوڑے۔ اور جہاں اس گمشدہ دوست کا نشان پیدا ہو۔ اسی راہ کو اختیار کرے۔ دیکھتے ہو ہمیشہ آسمان سے روشنی اترتی اور زمین پر پڑتی ہے اسی طرح ہدایت کا سچا نور آسمان سے ہی اترتا ہے۔ انسان کی اپنی ہی باتیں اور اپنی ہی اٹکلیں سچا گیان اس کو نہیں بخش سکتیں۔ کیا تم خدا کو بغیر خدا کی تجلی کے پا سکتے ہو۔ کیا تم بغیر اس آسمانی روشنی کے اندھیرے میں دیکھ سکتے ہو۔ اگر دیکھ سکتے ہو تو شاید اس جگہ بھی دیکھ لو۔ مگر ہماری آنکھیں گو بینا ہوں تاہم آسمانی روشنی کی محتاج ہیں اور ہمارے کان گو شنوا ہوں۔ تاہم اس ہوا کے حاجتمند ہیں۔ جو خدا کی طرف سے چلتی ہے۔ وہ خدا سچا خدا نہیں ہے۔ جو خاموش ہے۔ اور سارا مدار ہماری اٹکلوں پر ہے۔ بلکہ کامل اور زندہ خدا وہ ہے۔ جو اپنے وجود کا آپ پتہ دیتا رہا ہے اور اب بھی اس نے یہی چاہا ہے۔ کہ آپ اپنے وجود کا پتہ دیوے آسمانی کھڑکیاں کھلنے کو ہیں عنقریب صبح صادق ہونے والی ہے۔ مبارک وہ جو اٹھ بیٹھیں۔ اور اب سچے خدا کو ڈھونڈیں وہی خدا جس پر کوئی گردش اور مصیبت نہیں آتی۔ جس کے جلال کی چمک پر کبھی حادثہ نہیں پڑتا۔ قرآن شریف میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اللہ نور السموات والارض یعنی خدا خدا ہی ہے جو ہر دم آسمان کا نور اور زمین کا نور ہے۔ اسی سے ہر ایک جگہ روشنی پڑتی ہے۔ آفتاب کا وہی آفتاب ہے۔ زمین کے تمام جانداروں کی وہی جان ہے سچا زندہ خدا وہی ہے مبارک وہ جو اس کو قبول کرے۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۱۲۰)

یہ پیغام ہے جو سب انبیاء علیہم السلام کی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس زمانے کے عقلمندوں کے لئے لائے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ جب تمہاری ظاہری آنکھ بھی آسمانی روشنی کی محتاج ہے۔ تو پھر یہ کس طرح ممکن ہے کہ جن باتوں کا علم تم ظاہری آنکھ سے حاصل نہیں کر سکتے۔ ان کا متعین اور حتمی علم بغیر "نور السموات والارض" کے حاصل کر سکو۔ یعنی ایسی باتوں کا حتمی اور معین علم بغیر الہام کے ہو ہی نہیں سکتا۔ اس ضمن میں فلسفہ وغیرہ جیسا کہ رسل صاحب نے بھی اس کی تعریف کی ہے۔ محض بے کار اور طفلانہ حرکات سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا۔

انسان نے بے شک علم الابدان میں اب تک بہت سی ترقی کر لی ہے۔ اگرچہ جو علمی نتائج اس نے حاصل کئے ہیں ان کو حقیقی طور پر متعین اور حتمی کہنا بھی درست نہیں۔ لیکن جہاں تک حواس خمسہ اور ان کے تاثرات کا تعلق ہے۔ اس حد تک ہم ان کو متعین اور حتمی کہہ سکتے ہیں۔ اس کے برخلاف علم الادیان کے متعلق انسان ابھی بچپن کے دور ہی میں سے گزر رہا ہے اور سمجھ لے کہ یہ مشکل تر ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تک تمام انبیاء علیہم السلام دنیا کو اس حقیقت کی طرف بلاتے چلے آئے ہیں۔ چونکہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر تمام نبوتوں کا اختتام ہو چکا ہے اب علم الادیان میں متعین اور حتمی درجہ حاصل کرنے کے لئے سوائے فنا فی الرسول کی کھڑکی کے کوئی کھڑکی کھلی نہیں ہے اس زمانہ میں مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا مطلب یہی ہے کہ جہاں دنیا نے علم الابدان میں اتنی ترقی کر لی ہے۔ کہ دانایان مغرب سوچ میں پڑ گئے ہیں کہ علم الادیان کے متعلق کیا صورت اختیار کی جائے اور کہ اس میں متعین اور حتمی علم حاصل کرنے کا کیا ذریعہ ہونا چاہیئے مسیح موعود علیہ السلام ان دانایان کی راہنمائی اس سرچشمہ کی طرف کریں۔ جہاں سے یہ چشمہ پھوٹتا ہے۔ اور بتدریج بڑھتا ہوا کمال تک پہنچتا ہے۔ وہ سرچشمہ اللہ تعالےٰ کی آخری کتاب قرآن کریم اور حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ ہے۔ اگرچہ ہر زمانہ میں مجددین یہی کام کرتے چلے آئے ہیں۔ اور ان کے توسل سے یہ دریا جاری رہا ہے۔ مگر اس آخری زمانہ میں جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا ہے۔ جو علم الابدان کے کمال کا زمانہ ہے ضروری تھا کہ وہ عظیم انسان پیدا ہو جس کو الامام المھدی اور مسیح موعود کہا گیا ہے۔ تاکہ علم الابدان کے متعین اور حتمی علم کے ساتھ ساتھ علم الادیان کے متعین اور حتمی علم کو پیش کرے۔ تاکہ دونوں علم ساتھ ساتھ ترقی کریں۔ کیونکہ بغیر دونوں علموں کے انسانی زندگی اس عروج و کمال کو حاصل نہیں کر سکتی جو صانع زندگی کے پیش نظر ہے۔

ذکرِ حبیبؑ

(از خانصاحب منشی برکت علی صاحب)

ربوہ ۷ اپریل ۱۹۵۱ء مجلس خدام الاحمدیہ بلاک ب کا ایک اہم اجلاس زیر صدارت مکرم مولوی تاج الدین صاحب قاضی سلسلہ عالیہ احمدیہ منعقد ہوا۔ جس میں خانصاحب منشی برکت علی صاحب نے ذکر حبیبؑ کے موضوع پر مندرجہ ذیل تقریر فرمائی۔

مرتبہ مولوی سلطان احمد صاحب پیرکوٹی

ذاتی حالات

میری عمر اس وقت ۸۰ سال سے تجاوز کر چکی ہے میں ۱۸۷۲ء میں پیدا ہوا۔ آٹھ سال کی عمر میں ایک دیہاتی سکول میں تعلیم حاصل کرنے لگا۔ پانچویں کلاس میں مجھے کلاس کا مانیٹر مقرر کر دیا گیا اور میرا آٹھ آنہ ماہوار وظیفہ (بوجہ مانیٹر ہونے کے) مقرر ہوا۔ پانچویں جماعت میں خدا تعالیٰ کے فضل سے میں ضلع بھر میں اچھے نمبروں پر پاس ہوا۔ اور دو روپے ماہوار وظیفہ حاصل کیا۔ ۱۸۸۹ء یا ۱۸۹۰ء میں میں نے مڈل پاس کیا اس وقت میری عمر ۱۷ سال کی ہو گئی تھی۔

دو سال کے قریب انٹرنس میں تعلیم حاصل کی۔ پھر میں نے سکول چھوڑ دیا اور ۱۸۹۲ء میں شملہ چلا گیا اور وہاں ملازمت اختیار کر لی۔ ۱۹۰۱ء میں میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی۔ اور سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوا۔ ۱۹۲۰ء میں حسن کارکردگی کی وجہ سے مجھے گورنمنٹ کی طرف سے خانصاحب کا خطاب ملا۔ ۱۹۳۲ء میں میں ریٹائر ہو کر قادیان چلا گیا۔ اور وہیں بودوباش اختیار کر لی۔ دو سال کے بعد ۱۹۳۴ء میں میں نے حج کا فریضہ ادا کیا میں اور حضرت ربانی عبدالرحیم صاحب جو آجکل قادیان میں بطور درویش مقیم ہیں اکٹھے حج کے لئے گئے تھے۔

میں جب ملازمت سے ریٹائر ہو کر آیا تو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجھے نائب ناظر بیت المال مقرر فرمایا۔ اس کے بعد مجھے جوائنٹ ناظر بیت المال کا عہدہ تفویض ہوا۔ فسادات کے بعد جب ہم پاکستان آئے تو میں مئی ۱۹۴۸ء کے آخر میں لاہور سے چند ماہ پہاڑ پر گذارنے کے لئے اپنے رشتہ داروں کے پاس چلا گیا۔ وہاں جا کر میں بیمار پڑ گیا۔ اسی طرح میری اہلیہ بھی بیمار ہو گئیں۔ جو بعد میں فوت ہو گئیں۔ اب میری طبیعت بہت کمزور ہو گئی ہے۔ آنکھوں میں موتیا بند اتر آیا اور نظر کمزور ہو گئی۔

میں احمدی کیسے ہوا؟

جہاں تک مجھے یاد ہے۔ سب سے پہلے ۱۹۰۰ء میں جب میں شملہ میں تھا۔ مجھے احمدیت کے متعلق بعض باتیں سننے کا اتفاق ہوا۔ اور انہی دنوں میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام بھی سنا۔ اتفاق سے میں مجرد رہتا تھا اور ایسی جگہ رہتا تھا جہاں دو چار کمرے پہلو بہ پہلو تھے۔ ایک برآمدہ تھا اور وہاں ایک ایک دو دو کر کے ہم رہتے تھے ایک کمرہ میں دو تین احمدی دوست تھے اور باقی سب غیر احمدی تھے۔ میرے کمرہ میں جو دوسرے دوست تھے وہ غیر احمدی تھے۔ اخراجات میں کفایت کی غرض سے ہم نے میس بنایا ہوا تھا۔ جہاں کھانے کے اوقات میں کھانا کھانے کے لئے ہم سب اکٹھے ہوتے تھے اس طرح میں احمدیوں کا واقف ہو گیا۔ چونکہ ایک احمدی احمدیت کا ذکر کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اس لئے لازماً جب ہم اکٹھے ہوتے تو احمدیت کا ذکر چھڑ جاتا۔ طبعی طور پر طبیعت میں رشد تھا۔ نئی روشنی کی کتابیں اور اخبار پھر اسی طرح احمدیت کی کتب بھی میں دیکھ لیا کرتا تھا۔ سرسید احمد خان کا رسالہ "نئی روشنی" بھی زیر مطالعہ رہا۔ انہوں نے قرآن کریم کی تفسیر بھی لکھی ہے اس کا بھی میں نے ایک پارہ پڑھا جس سے مجھے ان کے خیالات اور دلائل کا علم ہو گیا۔ ان دنوں ہمارے درمیان زیادہ تر وفات مسیح کے مسئلہ پر گفتگو ہوا کرتی تھی۔ اور احمدیوں کے ساتھ عموماً بات چیت میں ہی کیا کرتا تھا۔ عربی تو مجھے آتی نہیں تھی ہاں قرآن کریم ناظرہ پڑھ لیا تھا۔ احمدی دوست عموماً آیات قرآنیہ کا حوالہ دیتے تھے۔ گو غیر احمدی دوست میری خوب پیٹھ ٹھونکتے اور کہا کرتے تھے کہ تم احمدیوں کی خوب خبر لیتے ہو۔ مگر میں خود سمجھتا تھا کہ میرے دلائل کمزور ہیں۔ میں نے اپنے ساتھی سے کہا کہ قرآن کریم کا ترجمہ تو اب سیکھنا مشکل ہو گا اس میں زیادہ دیر لگے گی۔ ہاں عربی دانوں نے جو ترجمہ قرآن کریم کا کیا ہوا ہے اس پر ایک دفعہ ہم عبور کر لیں تو پھر تبلیغی گفتگو کا لطف آئے گا ورنہ اب کوئی لطف نہیں احمدی دوست آیاتِ قرآنیہ پیش کرتے ہیں لیکن ہم ان کے معنوں سے بھی واقف نہیں۔ چنانچہ میں نے شروع سے آخر تک قرآن کریم کا ترجمہ پڑھا۔ اور میں سچ کہتا ہوں کہ وہ احمدی دوست تو وفات مسیح پر دس بیس آیات سے استدلال کرتے تھے۔ لیکن مجھے یوں محسوس ہوا کہ قرآن کریم میں کئی اور ایسی آیات ہیں جن سے وفات مسیح پر استدلال کیا جا سکتا ہے۔ مثلاً میں نے غور کیا کہ حضرت مسیح علیہ السلام کا ذکر قرآن کریم میں دوسرے فوت شدہ انبیاء کے ساتھ کیا گیا ہے اور کسی جگہ بھی وہ منفرد نہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بھی ان فوت شدہ انبیاء کے زمرہ میں ہیں۔ ورنہ اگر وہ دوبارہ آنے والے ہوتے تو آپ کا قرآن کریم میں امتیازی طور پر ذکر ہوتا۔ بہرحال میری توجہ احمدیت کی طرف پھر گئی

انہی دنوں میں نے پیر مہر علی شاہ صاحب کے بعض اشتہار دیکھے۔ چنانچہ ان کی طرف سے ایک بہت بڑا اشتہار شائع ہوا۔ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سے حوالہ جات پیش کر کے غالباً ۴۲ باتیں لکھی گئی تھیں کہ یہ مرزا صاحبؑ کے اعتقادات ہیں جن کی وجہ سے وہ ملحد اور کافر ہیں۔ مجھے غیر احمدیوں نے احمدیوں کے ساتھ گفتگو کرنے کے لئے اکسایا۔ لیکن میں نے کہا اس طرح لطف نہیں آتا۔ جن کتابوں کے حوالہ جات یہاں دئیے گئے ہیں انہیں مہیا کرو۔ میں خود وہ حوالے پڑھوں گا۔ چنانچہ وہ کتابیں مہیا کی گئیں۔ میں نے اشتہار کا اصل کتابوں سے مقابلہ کیا تو دیکھا کہ بعض حوالے تو بے شک ٹھیک تھے۔ لیکن اکثر حوالے ایسے تھے جن میں اپنی مطلب برآری کے لئے قطع برید کی گئی تھی۔ اس سے مجھے علماؤں سے بدظنی پیدا ہوئی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ عقیدت پیدا ہو گئی۔

انہی دنوں میں ایک دو اور باتیں ایسی پیدا ہو گئیں جن کی وجہ سے مجھے احمدیت کی طرف زیادہ رغبت ہو گئی اور چونکہ مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ عقیدت پیدا ہو چکی تھی اس لئے میں نے احمدیوں کو چار آنہ ماہوار چندہ بھی دینا شروع کر دیا۔ اس کی وجہ محض حسن ظن تھا جو مجھے ان لوگوں پر تھا کہ یہ لوگ روپیہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ چنانچہ میں نے کئی ماہ تک چندہ دیا۔ میرے دل میں خیال پیدا ہوا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر کوئی میرے رستہ میں خرچ کرتا ہے تو میں اسے کئی گنا بڑھا چڑھا کر دیتا ہوں۔ اس کا ایک مطلب تو یہ ہے کہ وہ دوسرے جہان میں بڑھا چڑھا کر دے گا۔ لیکن بہت سے صاحب تجربہ اولیاء اور صوفیا نے کہا ہے اور قرآن کریم سے بھی پتہ چلتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اسی دنیا میں بھی کئی گنا بڑھا چڑھا کر بدلہ دیتا ہے۔ میں نے خیال کیا کہ میں نے یہ تھوڑی سی رقم خدا تعالیٰ کے رستہ میں دی ہے۔ اگر یہ سلسلہ فی الواقعہ سچا ہوا تو خدا تعالیٰ مجھے اسی دنیا میں اس سے بڑھ چڑھ کر روپیہ دے گا۔ لیکن حیران تھا کہ یہ کیسے ہو گا۔ میں ملازم ہوں سوائے تنخواہ کے زائد آمد کی کوئی صورت نہیں۔ پھر میں رشوت نہیں لیتا۔ پھر یہ بڑھ چڑھ کر روپیہ کس طرح ملے گا۔ لیکن وہ روپیہ مجھے ملا۔ ۱۹۰۱ء میں مردم شماری ہوئی۔ مردم شماری کی کتاب میں کئی باب ہوتے ہیں۔ اور مختلف محکموں کو کہا جاتا ہے کہ وہ اپنا اپنا حصہ لکھیں۔ حفظان صحت کا باب ہمارے محکمہ کے ساتھ تعلق رکھتا تھا۔ چنانچہ ہدایت ملی کہ یہ باب تم لکھو۔ ہماری برانچ کا افسر انچارج ۔۔۔۔۔۔ ایک انگریز تھا جس کا نام کیپٹن واہرٹس تھا۔ اس نے مجھے بلا کر کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ تم اس کے لئے مصالحہ تیار کرو۔ مجھے یہ یہ اعداد و شمار چاہئیں۔ اور یہ یہ نقشے درکار ہیں۔ یہ تم مہیا کرو۔

میں نے اس کی ہدایت کے مطابق اور کچھ اپنی ذہانت سے کام لے کر اُسے تمام مواد بہم پہنچایا جس سے وہ بہت خوش ہوا۔ اور اس نے بطور انعام ۲۵ روپے ماہوار کے حساب سے ڈیڑھ سو روپیہ مجھے انعام دیا۔ اب دیکھو میں خود خیال کرتا تھا کہ بظاہر کوئی ایسی صورت نہیں کہ مجھے زائد روپیہ مل سکے۔ لیکن خدا تعالیٰ نے وہ روپیہ دلوا دیا۔ اس طرح مجھے یہ یقین پیدا ہو گیا کہ یہ سلسلہ سچا ہے۔

اگر انسان کی نیت نیک ہو اور اس میں اخلاص پایا جاتا ہو تو اللہ تعالیٰ انسان کو سیدھے رستہ پر ڈال دیتا ہے۔ چنانچہ وہ خود قرآن کریم میں فرماتا ہے والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا

میرے علاوہ ایک اور شخص برکت علی نام کا بھی تھا جو گورنمنٹ انڈیا کے ایک دفتر میں ملازم تھا۔ اس نے بھی چار آنہ ماہوار چندہ دینا شروع کیا تھا۔ میں بیعت کر چکا تھا میں نے ایک دفعہ خواب میں دیکھا اور یہ خواب مجھے اب تک اس طرح یاد ہے کہ گویا میں نے وہ واقعہ عالم بیداری میں بچشم خود دیکھا تھا۔ میں نے دیکھا کہ ہم قادیان گئے ہوئے ہیں۔ وہاں ہزاروں اور مسلمان ہیں۔ میں نے دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مکان ایک قلعہ کی شکل میں ہے جیسے پھلور کا قلعہ ہے۔ اور مہمان اس کی پشت کی جانب چھوٹے چھوٹے کمروں میں رہتے ہیں۔ قریباً شام کا وقت ہے کہ حضور (حضرت مسیح موعود علیہ السلام) باہر سے تشریف لائے۔ آپ ایک سفید براق گھوڑے پر سوار ہیں اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ گویا آپ ایک بہت بڑے جرنیل ہیں۔ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف بھاگا گیا۔ اور وہ برکت علی بھی گیا میں نے سلام کیا اور پھر دوسرے برکت علی کو حضور نے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ "اب موقعہ ہے بیعت کر لو"۔ اس نے کہا "ہرگز نہیں"؛ چنانچہ زندگی بھر اسے بیعت کرنا نصیب نہ ہوا۔ میں نے چندہ دیا۔ خدا تعالیٰ نے بیعت کی توفیق دی۔ اور اپنے پاس سے بڑھ چڑھ کر اس کا بدلہ بھی دیدیا۔ لیکن دوسرا شخص سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہونے سے محروم رہا۔ اس سے صاف معلوم ہو گیا کہ اس میں اخلاص نہیں تھا۔

انہی دنوں میں نے ایک اور خواب دیکھا اور میں سمجھتا ہوں کہ اگر انسان میں اخلاص ہو تو خدا تعالیٰ خواب کے ذریعہ بھی اس کی راہ نمائی کر دیتا ہے۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ ساتھ والے کمرہ میں جہاں احمدی دوست رہتے تھے وہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف لائے ہیں۔ صبح کا وقت تھا۔ کسی نے مجھے بتایا کہ مرزا صاحب آئے ہوئے ہیں ان سے مل لو۔ چنانچہ میں گیا اور میں کیا دیکھتا ہوں کہ آپ ایک چارپائی پر بیٹھے ہیں اور آپ کے بال لمبے لمبے ہیں۔ میں نے اس وقت تک آپ کی شکل نہیں دیکھی تھی بلکہ آپ کی تصویر بھی

مسجد احمدیہ سمندری کے انہدام پر غیر احمدی شرفاء کی طرف سے اظہار نفرت

جیسا کہ قارئین کرام کو معلوم ہے۔ پچھلے دنوں احراریوں نے سمندری (ضلع لائل پور) کی احمدیہ مسجد کو آگ لگادی تھی۔ ان کے اس ظالمانہ فعل کے متعلق ہمیں اس علاقہ کے متعدد غیر احمدی اصحاب کی طرف سے خطوط موصول ہو رہے ہیں۔ جن میں انہوں نے اس حرکت پر سخت نفرت کا اظہار کیا ہے۔ اور اسے اسلام اور مملکت پاکستان کو بدنام کرنے کا موجب قرار دیا ہے

ذیل میں ہم ایسے چند خطوط شائع کرتے ہیں۔ تا اندازہ لگایا جاسکے۔ کہ مسلمانوں نے احراریوں کی اس حرکت کو کس نظر سے دیکھا ہے۔ (ادارہ)

(۱) مسلمانوں کیلئے یہ قابل شرم فعل ہے

اکابرین ملت سے اپیل

پاکستان بننے کے بعد ہمیں اس کے زیادہ سے زیادہ مستحکم اور مضبوط کرنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ تمام مسلمان فرقے آپس میں رواداری سے کام لیں۔ اور ایک دوسرے کے جذبات کا خیال کریں۔ اور مساجد کی بے حرمتی نہ کریں۔ جیسا کہ سمندری میں کی گئی ہے۔ اور مسلمانوں کے لئے یہ قابل شرم ہے۔ پاکستان اب اسلامی رواداری اور اخلاق کا نمونہ دنیا کے آگے پیش کرنے کے لئے تیار ہونا چاہیئے۔ نہ کہ ایک دوسرے کی مساجد جلا کر اپنی بد اخلاقی کا دنیا کو برا نمونہ دکھانا ہے۔ اور غیر مذاہب کو اسلام پر طعن و تشنیع کرنے کا موقع نہیں دینا چاہیئے۔ اس لئے ملتمس ہوں کہ اکابرین ملک و ملت ایسے واقعات آئندہ رونما نہ ہونے دیں۔ علی احمد چک ۱۳۸ گ ب تحصیل سمندری ضلع لائل پور۔ بقلم خود۔

(۲) دردمندانہ گذارش

میں حنفی المذہب مسلمان ہوں۔ اور احمدی نہیں ہوں۔ لیکن یہ عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ پاکستان سب سے بڑا اسلامی ملک خدا تعالےٰ نے اپنے خاص فضل سے مسلمانوں کو عطا فرمایا ہے۔ جو آئندہ تمام دنیا اور تمام غیر مذاہب کے لئے اپنی اسلامی تہذیب اور تمدن کا نمونہ دکھانے کا دعویدار ہے۔ اس میں جملہ اسلامی فرقوں کا بھی باہمی رواداری سے پیش آنا نہایت ضروری ہے۔ اور ایک دوسرے کے جذبات کا احترام کرنا بھی ضروری ہے۔ اور باہمی اختلافِ عقائد کو وجہ نزاع اور بد امنی نہیں بنانا چاہیئے۔ تاکہ ہم دوسروں کو اسلام کی طرف مائل کرسکیں۔ لیکن بدقسمتی سے ابھی تک ایسے واقعات ظہور میں آتے رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ مساجد کا احترام بھی مسلمان دوسرے فرقوں سے نزاع کی وجہ سے چھوڑ دیتے ہیں۔ جیسا کہ سمندری میں ایک مسجد کو جلانے اور گرانے کی صورت میں ایک رنجدہ واقعہ ظہور میں آیا ہے۔ اس لئے تمام ملک میں بہی خواہانِ ملت کو چاہیئے۔ کہ ایسی تحریک کریں۔ کہ آئندہ ایسے واقعات نہ ہوں۔ اور پاکستان باہمی اتحاد کے لحاظ سے بھی مضبوط ترین خطۂ زمین بن جائے۔

رحمت علی بقلم خود چک ۲۶۷ گ ب تحصیل سمندری ضلع لائلپور

(۳) کل دوسرے فرقہ کی بھی باری آسکتی ہے

مکرمی جناب ایڈیٹر صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ گذارش ہے کہ چند دنوں کا واقعہ ہے۔ کہ

مسجد احمدیہ سمندری (ضلع لائلپور) جسے احراریوں نے جلا دیا ہے

سمندری میں مسجد جلائی گئی۔ یہ فعل ایک ایسا فعل ہے۔ کہ آج ایک فرقہ کی عبادت گاہ جلائی گئی۔ کل دوسرے فرقہ کی باری ضرور آئے گی۔ ہم اہالیان علاقہ سمندری بہت ہی حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اور بد سے بدتر سمجھتے ہیں۔ والسلام

مکرر (نوٹ) ہمارے اس مضمون کو اخبار میں شائع فرما کر مشکور فرماویں۔ (دستخط بحروف انگریزی)

(۴) محترم مکرمی جناب ایڈیٹر صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ چند دن ہوئے سمندری میں جماعت احمدیہ کی ایک مسجد کو دوسرے مسلمانوں نے جلا کر ایسا نمونہ پیش کیا ہے۔ کہ جو محمد رسول اللہ صلعم کی ایک حدیث کے مطابق ہو جس میں فرمان ہے کہ میری امت یہود کے قدم بقدم ہو جائے گی۔ فرقوں کے اختلاف کی وجہ سے خانۂ خدا کو جلا دینا ایک بہت برا فعل ہے۔ والسلام۔ خاکسار عبدالرشید نواسہ مولانا مولوی غلام رسول صاحب عالم پوری مصنف احسن القصص و دیگر چند کتب مورخہ ۲۷-۵-۵۱

عبدالرشید بقلم خود چک ۱۴۲ گ ب تحصیل سمندری ضلع لائلپور

(۵) چودھری غلام حیدر صاحب سابق میونسپل کمشنر فیروز پور کا بیان

محترم ایڈیٹر صاحب الفضل۔ السلام علیکم۔ میں حنفی المذہب مسلمان ہوں۔ جماعت احمدیہ سے میرا اعتقاد کا تعلق نہیں۔ لیکن فرقہ دارانہ فسادات کو نہایت ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھتا ہوں جیسا کہ سمندری میں جماعت احمدیہ کی مسجد کے جلائے جانے کا واقعہ ہے۔ ایسے واقعات آئندہ اکابر مسلمانوں کو بند کرنے چاہئیں۔ خاکسار غلام حیدر چک ۳۸۷

(۶) مکرمی جناب ایڈیٹر صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ گذشتہ دنوں سمندری ضلع لائل پور میں احمدیوں کی مسجد کو جلا کر بہت گندہ نمونہ پیش کیا ہے۔ عبادت گاہ کو جلانا نہ صرف اسلامی نقطۂ نگاہ سے بہت بڑا گناہ ہے۔ بلکہ اخلاقی لحاظ سے بھی یہ فعل بہت شرمناک ہے۔ محمد اکبر خاں ولد میراں بخش چک ۱۴۳ گ ب نشان انگوٹھا

محسن علی بقلم خود چک ۱۴۳۔ حامد حسین بقلم خود چک ۱۴۳ گ ب عاشق حسین چک ۱۴۳ نشان انگوٹھا۔

(۷) مکرمی جناب ایڈیٹر صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں ایک سیدھا سادہ حنفی المذہب مسلمان ہوں۔ میرا احمدیہ جماعت سے کوئی تعلق نہیں۔ مگر میں اس بات پر نفرت کا اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ سمندری میں جن لوگوں نے احمدیہ مسجد کو جلایا ہے۔ انہوں نے یہ نہایت گندہ فعل کیا ہے۔ کہ ان کی یہ حرکت پاکستانی مسلمانوں کو سخت بدنام کرنے کا موجب ہے۔ میں ہی نہیں۔ ہر شریف انسان کے دل میں ایسی حرکت کرنے والوں کے متعلق نفرت اور غصہ کے جذبات پائے جاتے ہیں۔ عبادت گاہ کو جلانا خواہ وہ کسی مذہب اور فرقہ کے لوگوں کی ہو۔ نہایت ہی شرمناک حرکت ہے۔ سردار محمد ولد مولا بخش قوم جٹ سکنہ چک ۱۴۳ گ ب تھانہ سمندری نشان انگوٹھا منشی ولد مولا بخش قوم جٹ سکنہ چک ۱۴۳ گ ب سمندری۔ چودھری دلدار خاں ولد چودھری جمیل خاں چک ۱۴۳ گ ب بقلم خود

(۸) مکرمی جناب ایڈیٹر صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں ایک سیدھا سادا حنفی المذہب مسلمان ہوں۔ میں اس بات پر نفرت کا اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ سمندری میں جن لوگوں نے مسجد احمدیہ کو جلایا ہے۔ انہوں نے یہ نہایت گندہ فعل کیا ہے۔ محمد اسماعیل ولد عمر دین سکنہ چک ۱۴۱ گ ب تھانہ سمندری۔ نشان انگوٹھا۔ نور دین ولد امام دین سکنہ چک ۲۲۱ گ ب تھانہ سمندری نشان انگوٹھا۔ محمد دین ولد امام سکنہ چک ۲۲۱ گ ب تھانہ سمندری نشان انگوٹھا۔

(۹) مکرمی جناب ایڈیٹر صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میرا احمدیہ جماعت سے کوئی تعلق نہیں۔ مگر میں اس بات پر نفرت کا اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ سمندری میں جن لوگوں نے احمدیہ مسجد کو جلایا ہے۔ انہوں نے یہ نہایت گندہ فعل کیا ہے۔ ہر شریف انسان کے دل میں ایسی حرکت کرنے والوں کے متعلق نفرت اور غصہ کے جذبات پائے جاتے ہیں۔

بدر دین ولد ہیرا چک ۱۴۱ گ ب تھانہ سمندری نشان انگوٹھا

محمد یعقوب ولد بوٹا چک ۱۴۱ گ ب " " " " "

(۱۰) مکرمی جناب ایڈیٹر صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ سمندری میں جن لوگوں نے مسجد احمدیہ کو جلایا ہے۔ انہوں نے یہ نہایت گندہ فعل کیا ہے۔ عبادت گاہ کو جلانا خواہ وہ کسی مذہب یا فرقہ کے لوگوں کی ہو۔ نہایت ہی شرمناک حرکت ہے۔ جس کی اسلام ہرگز اجازت نہیں دیتا۔ میں تمام مسلمانوں سے یہ اپیل کرتا ہوں۔ کہ وہ اس گندے فعل پر نفرت کا اظہار کریں۔

محمد خاں ولد نظام دین راجپوت سکنہ چک ۱۴۱ گ ب سمندری نشان انگوٹھا۔ محمد یوسف ولد نیامت خاں راجپوت سکنہ چک ۱۴۱ گ ب سمندری نشان انگوٹھا۔ معراج دین ولد میراں بخش چک ۱۴۱ گ ب سمندری نشان انگوٹھا۔

(۱۱) مکرمی ایڈیٹر صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، سمندری میں جن لوگوں نے احمدیہ مسجد کو جلایا ہے۔ انہوں نے یہ نہایت گندہ فعل کیا ہے۔ اور ان کی یہ حرکت پاکستانی مسلمانوں کو سخت بدنام کرنے کا موجب ہے۔ میں ہی نہیں بلکہ ہر شریف انسان کے دل میں ایسی حرکت کرنے والوں کے متعلق نفرت اور غصہ کے جذبات پائے جاتے ہیں۔ بقلم خود غلام نبی چک ۱۴۱ گ ب محمد رفیق ولد فضل چک ۱۴۱ گ ب تھانہ سمندری نشان انگوٹھا۔ ابراہیم ولد عمر دین چک ۱۴۱ گ ب تھانہ سمندری نشان انگوٹھا۔

(۱۲) مکرمی جناب ایڈیٹر صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ سمندری میں جن لوگوں نے احمدیہ مسجد کو جلایا ہے۔ انہوں نے یہ نہایت گندہ فعل کیا ہے۔ اور ان کی یہ حرکت پاکستانی مسلمانوں کو سخت بدنام کرنے کا موجب ہے۔ میں تمام مسلمانوں سے اپیل کرتا ہوں۔ کہ وہ اس گندے فعل پر نفرت کا اظہار کریں۔ غلام محمد ولد گل محمد ساکن چک ۱۴۲ گ ب تحصیل سمندری ضلع لائل پور نشان انگوٹھا۔ محمد شفیع ولد گل محمد ساکن چک ۱۴۲ گ ب تحصیل سمندری ضلع لائل پور (باقی)

کمیونزم

(رقم فرمودہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

(مندرجہ ذیل مضمون مجلس ارشاد تعلیم الاسلام کالج لاہور نے بصورت ٹریکٹ شائع کیا)

سچے مسلمان کیلئے غیرت کا مقام

"کمیونزم نظام میں وہ شخص جس کے پیروں کی ہیل کے برابر بھی ہم دنیا کے بڑے سے بڑے بادشاہ کو نہیں سمجھتے۔ جس کے لئے ہم میں سے ہر شخص اپنی جان کو قربان کرنا اپنی انتہائی خوش بختی اور سعادت سمجھتا ہے۔ یعنی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جو رات دن خدا کی باتیں سنا کر بنی نوع انسان کی روح کو روشن کیا کرتے تھے۔ اسی طرح مسیح، موسیٰ، ابراہیم .... یہ سب نعوذ باللہ نکمے اور قوم پر بار تھے۔ کمیونزم نظام تصویر بنانے کو کام قرار دیتا ہے۔ وہ سٹیچو بنانے کو کام قرار دیتا ہے۔ مگر روح کی اصلاح کو کوئی کام قرار نہیں دیتا بلکہ اسے نکمہ پن سمجھتا ہے .... میں دوسری دنیا کو نہیں جانتا مگر میں اپنے متعلق یہ کہہ سکتا ہوں کہ وہ نظام جس میں **محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی جگہ نہیں۔ خدا کی قسم اس میں میری بھی جگہ نہیں۔ ہم اسی ملک کو اپنا ملک**، اور اسی نظام کو اپنا نظام سمجھتے ہیں جس میں ان لوگوں کو پہلے جگہ ملے اور بعد میں ہمیں جگہ ملے۔ وہ ملک اگر **محمد رسول اللہ** صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بند ہے۔ تو یقیناً ہر سچے مسلمان کے لئے بھی بند ہے"۔

(اسلام کا اقتصادی نظام صفحہ ۶۸تا۷۰)

(از حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد امام جماعت احمدیہ)

روسی مقبوضات میں عدم مساوات

"میں تمام خرچ برداشت کرنے کے لئے تیار ہوں کمیونسٹ پارٹی بیشک میرا آدمی اپنے ساتھ لے اور وہ اسے بخارا اور ماسکو وغیرہ میں لے جائے اور پھر ثابت کرے کہ بخارا کے غرباء کو بھی وہی کچھ ملتا ہے۔ جو ماسکو کے غرباء کو ملتا ہے۔ یا بخارا کے لوگوں کا لباس اور مکان اور تعلیم وغیرہ کا اسی طرح انتظام کیا جاتا ہے۔ جس طرح ماسکو کے لوگوں کے لباس اور مکان اور تعلیم کا انتظام کیا جاتا ہے۔ یقیناً حالات کا جائزہ لینے پر یہی معلوم ہوگا۔ کہ ماسکو میں اور طریق رائج ہے۔ اور بخارا وغیرہ میں اور طریق رائج ہے۔ یہی حال دوسرے روسی ایشیائی مقبوضات کا ہے۔ کسی اور ثبوت کی کیا ضرورت ہے۔ ابھی دو ہفتے ہوئے روسی حکومت کی طرف سے ایشیائی مقبوضات کے متعلق یہ اعلان کیا گیا تھا۔ کہ ان علاقوں کے حالات کی درستی کے لئے بھی اب سکیمیں تیار کی جا رہی ہیں۔ اور آئندہ ان کی ترقی کے متعلق بھی ایک خاص پروگرام بنایا جائے گا"۔ (صفحہ ۹۱)

"کمیونزم میں جو مساوات پائی جاتی ہے۔ اس کا اس سے بھی اندازہ ہو سکتا ہے کہ مو سیو سٹالن نے جنگ کے ایام میں مسٹر چرچل کی ایک ملاقات کے موقعہ پر ان کے اعزاز میں ایک دعوت دی۔ تو اس موقعہ پر بڑی تعداد میں کھانے تیار کئے گئے .... مسٹر چرچل جب انگلستان واپس گئے۔ تو کہا جاتا ہے کہ انہوں نے اس دعوت کا ذکر کرتے ہوئے ایک موقعہ پر کہا کہ کاش مجھے اپنے کیپٹلسٹ ملک میں وہ کھانے میسر آتے جو پرولی ٹیری ایٹ حکومت میں مجھے کھانے کو ملے۔ اگر وہاں واقعہ میں مساوات پائی جاتی ہے۔ تو کیا ماسکو کے ہر شہری کو اسی طرح ساٹھ ساٹھ کھانے ملا کرتے ہیں؟"

(اسلام کا اقتصادی نظام صفحہ ۱۱۰)

روس کا فعل اپنے قول کے خلاف

"روس کا تھری بگز (Three Bigs) میں شامل ہونا بھی اس کے اپنے اصول سے ہٹنے پر دلالت کرتا ہے۔ آخر ان تین بڑوں کے علاوہ جو دوسری حکومتیں ہیں۔ وہ کیا چیز ہیں۔ سمجھ لو کہ طاقتور آدمی کے مقابل پر کمزور اور غریب آدمی کی حیثیت رکھتی ہیں بلجیم کیا ہے، ایک کمزور اور غریب آدمی۔ روس، انگلستان، اور امریکہ کیا ہیں۔ مضبوط پہلوان اور کروڑ پتی تاجر اگر روس اپنے اصول میں سچائی پر قائم ہے تو اسے ان کمزور اور غریب ممالک کے ساتھ ایک ہی صف میں اپنے آپ کو کھڑا کرنا چاہیئے تھا اور کہنا چاہیئے تھا کہ ہمارا اصول یہ ہے کہ سب انسان برابر ہیں۔ ہم اپنے اور ان کمزور حکومتوں میں کوئی فرق نہیں کرنا چاہتے .... پس حکومتوں کی مشاورتی مجالس میں ہم میں اور کمزور حکومتوں میں کوئی فرق نہیں ہونا چاہیئے۔ مگر روس کی کمیونسٹ حکومت نے ایسا نہیں کیا۔ اس نے یہ مطالبہ کیا۔ کہ تین بڑوں کے مشورہ سے سب اصول اور امور طے ہوں۔ اس نے اپنی آواز کی اور قیمت مقرر کی ہے اور بلجیم اور ہالینڈ کی اور"۔

(اسلام کا اقتصادی نظام صفحہ ۹۵)

شائع کردہ:۔ صدر مجلس ارشاد تعلیم الاسلام کالج لاہور

فریضۂ زکوٰۃ ـــــ اور ـــــ احمدی مستورات

(از جناب خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر بیت المال)

چند روز ہوئے زکوٰۃ کی اہمیت کے متعلق میرا ایک نوٹ اخبار الفضل میں شائع ہوا تھا۔ الحمد للہ کہ اس کا اچھا اثر ہوا ہے۔ اور جماعتوں میں بیداری کے آثار نمودار ہو رہے ہیں۔ چنانچہ ماہ مئی ۱۹۵۱ء میں مد زکوٰۃ میں جو آمد ہوئی ہے۔ وہ گزشتہ سال کی اسی عرصہ کی آمد سے دگنی سے زیادہ ہے۔ جماعتوں کی طرف سے جو اطلاعات آ رہی ہیں۔ وہ بھی خوشکن ہیں۔

اس نوٹ کے ذریعہ خاص طور پر احمدی مستورات کو مخاطب کرنا چاہتا ہوں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ قومی اور ملی کاموں میں احمدی خواتین کبھی مردوں سے پیچھے نہیں رہیں۔ اور ہماری مستورات دین کے لئے قربانی کا وہ نمونہ پیش کرتی رہتی ہیں۔ جس کی مثال اس زمانہ میں کوئی دوسری قوم پیش نہیں کر سکتی تاہم مسائل سے ناواقفیت کی وجہ سے بعض اوقات سستی ہو سکتی ہے۔ لہٰذا میں نے یہ ضروری اور مناسب خیال کیا کہ مستورات کو خاص طور پر مخاطب کیا جائے مجھے امید ہے کہ مرکزی لجنہ اماء اللہ اور بیرونی لجنات زکوٰۃ کی اہمیت کے متعلق مستورات کو ضرور توجہ دلا کر عند اللہ ماجور ہوں گی۔

زکوٰۃ سب مسلمانوں پر فرض قرار دی گئی ہے۔ خواہ عورتیں ہوں یا مرد۔ اس میں کوئی تفریق نہیں ہے۔ اور وہ مستورات جو صاحب نصاب ہیں۔ لیکن وہ زکوٰۃ ادا نہیں کرتیں۔ ان کے متعلق احادیث میں سخت تنبیہ آئی ہے۔ چنانچہ ترمذی میں مذکور ہے

عن زینب امراۃ عبد اللہ قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یا معشر النساء تصدقن ولو من حلیکن فانکن اکثر جھنم یوم القیامۃ

(ترجمہ) عبد اللہ کی بیوی زینب سے مروی ہے کہ ایک دفعہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا۔ اور فرمایا۔ کہ اے عورتوں کے گروہ تم ضرور صدقہ (زکوٰۃ) ادا کیا کرو۔ خواہ زیوروں سے ہی ہو۔ کیونکہ قیامت کے دن جہنمیوں میں تمہاری اکثریت ہوگی

ایک حدیث میں یوں آیا ہے:۔

عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان امرأۃ دخلت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفی یدھا مسکتان غلیظتان من ذھب فقال لھا اتؤدین زکوٰۃ ھذا قالت لا قال ایسرک ان یسورک اللہ بھما یوم القیامۃ سوارین من نار

(ابو داؤد باب الکنز ما ھو)

یعنی عمرو بن شعیب سے مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک عورت آئی۔ جس کے ہاتھ میں سونے کے دو بڑے کڑے تھے۔ تو حضور نے اس سے دریافت کیا کہ کیا تم نے ان کی زکوٰۃ ادا کر دی؟ اس نے کہا نہیں۔ اس پر حضور نے فرمایا کیا تم پسند کرتی ہو کہ تم کو قیامت کے دن سونے کی بجائے آگ کے کڑے پہنائے جائیں؟

(ابو داؤد باب الکنز ما ہو)

اب سوال یہ ہے کہ زکوٰۃ کس قسم کے زیور پر واجب ہوتی ہے۔ سو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اس کے متعلق جماعت احمدیہ کے علماء کا یہ خیال ہے۔ کہ عورت کے زیور کی اکثر فقہائے تین قسمیں قرار دی ہیں۔ ایک وہ زیور جو عموماً اس کے ذاتی استعمال میں آتا ہے۔ اور وہ اسے کبھی کبھی غریب عورتوں کو بھی استعمال کے لئے دے دیتی ہے۔ اس زیور پر فقہاء کے نزدیک کوئی زکوٰۃ نہیں۔ دوسری قسم کے وہ زیور ہیں۔ جو عورت کے ذاتی استعمال میں تو آتے ہیں۔ مگر وہ اسے غریب عورتوں کو استعمال کے لئے نہیں دیتی اس زیور پر بھی اکثر فقہاء کے نزدیک زکوٰۃ واجب نہیں۔ تیسرے وہ زیور ہے۔ جو کوئی عورت پہننے کے لئے نہیں بناتی۔ بلکہ اس لئے بناتی ہے کہ اس طرح اس کا روپیہ محفوظ رہے گا۔ اور ضرورت کے وقت اس کے کام آئے گا۔ اس آخری صورت میں سب کے نزدیک زکوٰۃ واجب ہے۔

(تشریح زکوٰۃ صفحہ ۲۵-۲۶)

اس سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ کا ایک واضح فتویٰ ذیل میں درج ہے:۔

"جو زیور استعمال میں آتا ہے۔ اس کی زکوٰۃ نہیں ہے۔ اور جو رکھا رہتا ہے۔ اور کبھی کبھی پہنا جائے اس کی زکوٰۃ دینی چاہیئے۔ جو زیور پہنا جاوے اور کبھی کبھی غریب عورتوں کو استعمال کے لئے دیا جائے۔ بعض کا اس کی نسبت فتویٰ ہے کہ اس کی زکوٰۃ نہیں۔ اور جو زیور پہنا جائے اور دوسروں کو استعمال کے لئے نہ دیا جائے اس میں زکوٰۃ دینا بہتر ہے کہ وہ اپنے نفس کے لئے مستعمل ہوتا ہے۔ اس پر ہمارے گھر میں عمل کرتے ہیں۔ جو زیور روپیہ کی طرح رکھا جائے اس کی زکوٰۃ میں کسی کو اختلاف نہیں"

مجموعہ فتاویٰ احمدیہ صفحہ ۱۱۵

(باقی صفحہ ۸ پر دیکھیں)

اس سلسلہ میں یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ زیورات پر زکوٰۃ اسی وقت واجب ہوتی ہے کہ جب وہ مالک نصاب کے پاس ایک سال رہے ہوں۔ چاندی کا نصاب ۵۲ تولہ ۶ ماشہ ہے۔ اور سونے کا نصاب ساڑھے سات تولے چھ ماشہ ہے اور ہر دو میں زکوٰۃ کی شرح چالیسواں حصہ ہے یہ مسائل بیان کرنے کے بعد میں مرکزی لجنہ اماء اللہ اور بیرونی لجنات کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ سب خواتین کو ان مسائل سے آگاہ کریں اور جن پر زکوٰۃ واجب ہو ان کو تحریک کریں کہ وہ اپنے ذمہ واجب رقوم مرکز سلسلہ ربوہ میں بہت جلد بھیجدیں۔ تاکہ یہ رقوم امام وقت کی ہدایت کے ماتحت مستحقین میں تقسیم کی جاسکیں مستورات دو رنگ میں ثواب میں شریک ہوسکتی ہیں۔ اول اس طرح کہ اگر ان کے ذمہ زکوٰۃ واجب ہوتی ہو تو اسے ادا کردیں۔ بصورت دیگر دوسری صاحب نصاب بہنوں کو اس کی تحریک کریں۔ اور دوسری صورت یہ ہے۔ کہ اپنے ان عزیزوں کو جن پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔ تحریک کریں۔ کہ وہ ارشاد خداوندی کے ماتحت "خذ من اموالھم صدقۃ تطھرھم وتزکیھم بھا۔ (توبہ ع ۱۳)" اپنے اموال کو پاکیزہ بنانے اور بڑھانے کی خاطر زکوٰۃ کی وہ رقوم جو ان پر واجب ہوتی ہیں ادا کرتے رہیں۔

بقیہ صفحہ (۴)

ذکرِ حبیبؑ

نہیں دیکھی تھی۔ خواب میں آگے بڑھا اور عرض کیا۔ حضرت السلام علیکم۔ اور فرمایا "برکت علی تم کب آؤ گے"۔ میں نے عرض کیا "حضور اب آہی جاؤں گا"

پھر ایک اور واقعہ پیش آیا۔ ۱۹۰۱ء کی مردم شماری ہو رہی تھی۔ غالباً مارچ کا مہینہ تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک اشتہار شائع کیا۔ کہ اب مردم شماری ہونے والی ہے۔ بعض لوگ ایسے ہیں۔ جنہیں یقین ہو چکا ہے کہ میں سچا ہوں اور احمدیت کی صداقت ان پر ظاہر ہو چکی ہے۔ لیکن کسی وجہ سے انہوں نے بیعت نہیں کی۔ ایسے لوگ گو انہوں نے ابھی بیعت نہیں کی اپنے آپ کو احمدی لکھا سکتے ہیں یا لکھا دیں (صحیح الفاظ یاد نہیں رہے) میں نے وہ اشتہار پڑھا اور اپنے آپ کو احمدی لکھا دیا۔ اور خیال کیا کہ جب اجازت ہو گئی ہے۔ تو رسالہ میں کیوں انتظار کیا جائے۔ چند دنوں کے بعد میں نے تحریری بیعت بھی کر لی

بیعت کے بعد جب پہلا سالانہ جلسہ آیا تو میں قادیان گیا۔ اس وقت کوئی وسیع مہمانخانہ نہیں تھا۔ مہمان مختلف جگہوں پر ٹھہرے ہوئے تھے۔ ہمیں حضرت میاں بشیر احمد صاحب کے مکان میں رہنے کا اتفاق ہوا۔ ایک دن صبح چارپائی سے جو اٹھے۔ آٹھ بجے کے قریب وقت تھا۔ ہمیں پتہ لگا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف لائے ہیں چھت پر ایک شہ نشین بنا ہوا تھا۔ آپ اس پر تشریف فرما تھے حضور نے وسمہ لگایا ہوا تھا۔ اور ابھی نہا کر آئے تھے۔ اور بال کھلے تھے۔ آپ کو دیکھ کر مجھے اپنا خواب یاد آگیا جس کا میں قبل ازیں ذکر کر چکا ہوں۔ یہ وہی شکل تھی۔ جو مجھے اس خواب میں دکھائی گئی تھی

قرآن کریم سے پتہ لگتا ہے۔ کہ انبیاء کے زمانہ میں روحانیت کا عام انتشار ہوتا ہے۔ فرشتے مستعد طبائع کو صداقت کی طرف مائل کرتے ہیں۔ اور ساتھ ہی یہ بھی پتہ لگتا ہے۔ کہ ہر انسان اپنی اپنی طبیعت کے مطابق اس سے فائدہ اٹھاتا ہے۔ جس شخص کو دلائل سے دلچسپی ہوتی ہے۔ وہ اس میں ترقی کر جاتا ہے۔ بعض کو عبادات سے دلچسپی ہوتی ہے۔ وہ اس میں ترقی کرتے ہیں۔ بعض طبائع مالی قربانی کی طرف مائل ہوتی ہیں۔ اور وہ اس میں ترقی کر جاتی ہیں۔ میں نے کہا۔ برکت علی تو کس گروہ میں آتا ہے۔ پھر خیال آیا کہ برکت علی تو سمجھے کہ تجھے دلائل دے کر اور معقولیت سے بات کرنے کا شوق تھا۔ اور خدا تعالیٰ

نے تجھے اس میں ترقی دیدی ہے۔

ذکرِ حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام

انہیں دنوں میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک الہام چھپا۔ یا مسیح الخلق عدوانا یعنی اے دنیا کے مسیح تو ہماری مدد کو پہنچ حضور نے اس الہام کی تشریح بھی کی چنانچہ ہم نے خود دیکھا کہ آپ نے جو تشریح کی تھی۔ وہ سچی ثابت ہوئی ملک میں کثرت سے طاعون پھیلی۔ اور احمدیت کو ترقی حاصل ہوئی۔ جس سے پتہ چلتا ہے۔ کہ خوف کے دنوں میں عموماً مخلوق خدا کا خدا تعالیٰ کی طرف رجوع ہوتا ہے۔

کیا احرار نے پاکستان کی مخالفت نہیں کی؟ (بقیہ صفحہ ۸)

مسٹر جناح نے مطالبہ پاکستان پیش نہیں کیا۔ یہ صرف ہندوستان کی غلامی کی زنجیروں کو اور مضبوط کرنے کے لئے پیش کیا گیا۔ (روزنامہ ملاپ ۱۳ راگست ۱۹۴۴ء)

(۱۰)

احراری امیر شریعت مولوی عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری کا فتویٰ

"جو لوگ مسلم لیگ کو ووٹ دیں گے۔ وہ سؤر ہیں اور سؤر کھانے والے ہیں"

(چمنستان مجموعہ منظومات مولانا ظفر علی خان صفحہ ۱۶۵)

مولانا ظفر علی خان لکھتے ہیں۔ "میرٹھ میں مولوی حبیب الرحمٰن لدھیانوی صدر مجلس احرار اس قدر جوش میں آئے کہ دانت پیستے جاتے تھے۔ غصے میں آکر ہونٹ چباتے جاتے تھے۔ اور فرماتے جاتے تھے۔ کہ دس ہزار جینا (یعنی قائد اعظم ناقل) اور شوکت اور ظفر (مولانا ظفر علی خان والد ماجد مولانا اختر علی خان ایڈیٹر زمیندار وصدر پی۔ این۔ ای۔ سی۔ پنجاب برانچ) جواہر لال کی جوتی کی نوک پر قربان کئے جاسکتے ہیں۔ اس پر میں نے یاروں کی فرمائش یوں پوری کی ؎

کیا کہوں آپ سے ہیں کیا احرار ❊ کوئی لچا ہے اور کوئی لقنگا

(چمنستان صفحہ ۱۶۵ از مولانا ظفر علی خان صاحب)

کہئے مسٹر صابر ملتانی ایڈیٹر آزاد! کیا ان حقائق کے پیش نظر آپ کا یہ ارشاد ہمالیہ پہاڑ سے بھی عظیم ترین جھوٹ ہے یا نہیں کہ "تقسیم سے پہلے بھی مجلس احرار نے پاکستان کی مخالفت نہیں کی۔ اور یہ کہ لیگ اور احرار دونوں کے نظریات میں کوئی فرق نہیں"؟ جو شخص ان حقائق سے واقف ہو کر آپ کا یہ زمانہ حاضرہ کا عظیم ترین جھوٹ آزاد ۶ رجون ۱۹۵۱ء سے دیکھے گا۔ معاً آزاد کے اسی پرچہ کے اسی صفحہ کے پہلے دو کالموں کی جلی سرخی کے یہ الفاظ اس کی زبان پر جاری ہو جائیں گے کہ

"شرم تم کو مگر نہیں آتی"

کیا احرار نے پاکستان کی مخالفت نہیں کی؟

(ازمکرم منصور عزیز صاحب)

مسٹر صابر ملتانی ایڈیٹر احراری اخبار آزاد لکھتے ہیں :-

"تقسیم سے پہلے بھی مجلس احرار نے پاکستان کی مخالفت نہیں کی۔ بلکہ طریق کار سے اختلاف کیا۔ لیکن جب لیگ کا طریق کار کامیاب ہوا۔ تو ہم نے بھی اسی کو تسلیم کر لیا۔ ہمارا لیگ کا اختلاف ختم ہو گیا۔ لیگ اور احرار دونوں کے نظریات میں کوئی فرق نہیں۔" (آزاد ۱۶ جون ۱۹۵۱ء صفحہ ۳)

اس ہمالیہ پہاڑ سے بھی عظیم ترین جھوٹ کے متعلق ہم اپنی طرف سے کچھ نہیں کہنا چاہتے۔ صرف احرار لیڈروں کے بیانات پیش کر کے فیصلہ خدا ترس ناظرین پر چھوڑتے ہیں۔ ان بیانات کی روشنی میں ہر شخص خود سمجھ سکے گا۔ کہ آیا لیگ اور احرار دونوں کے نظریات میں کوئی فرق تھا یا نہیں؟

احراری شریعت کے امیر مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری کا اعلان :-

"مسلم لیگ عافیت کوشوں اور رجعت پسندوں کی جماعت ہے۔ اس کا مقصد ملک میں غیر ملکی اقتدار کو مستحکم کرنا ہے۔ اس کے باوجود ہم سے کہا جاتا ہے۔ کہ مسلم لیگ میں شامل ہو جائیں ...... مسلم لیگ اور احرار کے مقاصد میں بعد المشرقین ہے" (سوانح حیات مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری صفحہ ۱۱)

(۲)

مسلمانو! ہوشیار رہو۔ یہ **غلط اور خطرناک الزام** کہ مسلمان کانگرس سے الگ ہیں۔ اور وہ صرف ہندوؤں کی ترجمان ہے **بہت بڑے ابلیس کا پروپیگنڈا** ہے۔ اس کا مقصد ہماری عدیم المثال قربانیوں کو غارت کر کے تاریخ سے ہمارا نام مٹانا ہے۔ (سوانح حیات امیر شریعت احرار بخاری صاحب صفحہ ۶)

(۳)

ہم سے کہا جاتا ہے کہ جدھر اکثریت ہو۔ ادھر تم بھی چلو۔ اور اکثریت کا ساتھ دو۔ ہم اکثریت نہیں چاہتے۔ ہمیشہ اقلیت حق پر ہوتی آئی ہے۔ تم ہمیں کیوں مجبور کرتے ہو۔ کہ اکثریت کا ساتھ دیں۔ کیا **مولانا حسین احمدؒ کے مقابلہ میں مسٹر جناح کو ترجیح دوں۔ جو بے دھڑک خلاف شرع دعوتوں میں شرکت کرتے ہیں۔** ہم نام نہاد اکثریت کی تابعداری نہیں کریں گے۔ کیونکہ ہم جانتے ہیں۔ کہ اکثریت باطل پر ہے۔ (اخبار زمزم لاہور ۳۰ اپریل ۱۹۳۹ء) سوانح حیات امیر شریعت صفحہ ۱۱۶

(۴)

احراری امیر شریعت کا تاریخی بیان

"پاکستان کا بننا تو بڑی بات ہے۔ کسی ماں نے کوئی ایسا بچہ ہی نہیں جنا۔ جو پاکستان کی "پ" بھی بنا سکے۔" (سہفت روزہ صداد پاکستان و روزنامہ جدید نظام استقلال نمبر ۱۹۵۰ء)

(۵)

آل انڈیا احرار پولیٹیکل کانفرنس پشاور (منعقدہ اپریل ۱۹۳۹ء) کی متفقہ قرارداد

"آل انڈیا احرار پولیٹیکل کانفرنس کا یہ اجلاس **پاکستان کے نام سے اس قسم کی تمام سکیموں کے خلاف** ہے۔ جس کا مقصد یہ ہو۔ کہ ہندو اور مسلمان کو ہندو انڈیا اور مسلم انڈیا کے **جھگڑوں میں** مصروف کر کے مشترکہ آزادی سے روک دیا جائے۔" (ہمارے فرقہ دارانہ فیصلے کا استدراج از قائد احرار مولانا مظہر علی صاحب صفحہ ۱۲۲)

(۶)

کتوں کو بھونکتا چھوڑو کاروان احرار کو اپنی منزل کی طرف چلنے دو۔ **احرار کا وطن لیگی سرمایہ دار کا پاکستان نہیں** (خطبات احرار صفحہ ۹۹)

(۷)

احرار اس پاکستان کو پلیدستان سمجھتے ہیں (خطبات احرار صفحہ ۹۹)

(۸)

احرار لیڈروں کی خواہش: "ملک آزاد ہونے پر مسٹر جناح اور اس کے لیگی لیڈروں پر مقدمہ چلایا جائیگا۔" (روزنامہ جنگ کراچی استقلال ۱۹۵۰ء)

(۹)

احرار لیڈروں کا مشترکہ بیان: "مسٹر جناح ان کی مسلم لیگ اور مطالبہ پاکستان ہندوستان کی آزادی کی راہ میں ایک روڑا ہے۔ کانگرس کے اثر اور بڑھتی ہوئی طاقت کو زائل کرنے کے لئے حکومت نے خود مسلم لیگ کو طاقت بخشی۔ لیگی وزارتیں مسٹر جناح اور آل انڈیا مسلم لیگ سب انگریزوں کے مرہون منت ہیں۔ اور انگریز کے اشارے پر ناچ رہے ہیں۔ چونکہ انگریز ہندوستان کو کچھ دینا نہیں چاہتا۔ **اسی لئے مسٹر جناح نے ان کے اشارے پر مطالبہ پاکستان پیش کر دیا۔** دراصل پاکستان حاصل کرنے کیلئے

(باقی دیکھو صفحہ ۷)

پاکستان کے کل اسٹرلنگ واجبات ادا کر دئیے جائیں گے؟

لنڈن ۱۳ جون۔ وزیر خزانہ مسٹر غلام محمدؐ جمعہ کو برطانوی وزارت خزانہ سے اسٹرلنگ فاضلات کے متعلق جو گفتگو شروع کرنے والے ہیں وہ زیادہ طویل نہیں ہو گی

مذاکرات میں اس امر پر غور کیا جائے گا کہ منصوبہ کولمبو کی روشنی میں آئندہ چھ سال کے عرصہ میں واجبات کی کتنی رقم ادا کی جائے۔

اس وقت پاکستان کے حساب میں جو دس کروڑ پاؤنڈ کی رقم ہے غالباً وہ سب ہی ادا کر دی جائے گی۔ سوا اس رقم کے جو پاکستان معمولی محفوظ سرمایہ کے طور پر لنڈن میں رکھنا پسند کرے۔ گذشتہ سال ہندوستان اور لنکا سے بھی ایسے ہی مذاکرات ہوئے تھے۔

مسٹر غلام محمدؐ کا کام اب زیادہ تر اس معاہدے کی توثیق ہے جس کے متعلق بڑی حد تک اتفاق پہلے ہی ہو چکا ہے۔ (راسٹار)

رحمت اللہ کی مارسین سے ملاقات

لنڈن ۱۳ جون۔ پاکستان کے ہائی کمشنر مسٹر حبیب ابراہیم رحمت اللہ نے کل اپنی درخواست پر وزیر خارجہ مسٹر مارسین سے ملاقات کی۔ پاکستان ہاؤس اور دفتر خارجہ سے اس کے متعلق کوئی بیان نہیں شائع ہوا۔ لیکن یقین کیا جاتا ہے کہ جن مسائل پر گفتگو ہوئی ان میں کشمیر کا مسئلہ بھی شامل تھا۔ (راسٹار)

مچھلی کی صنعت کو قومی ملک بنایا جائیگا؟

لنڈن ۱۳ جون۔ "نیشنل ٹائمز" کے نامہ نگار طہران نے اطلاع دی ہے کہ ایران میں مچھلی کی صنعت کو قومی ملک بنانے پر غور کیا جا رہا ہے۔

روس کے مشہور "کیویئر" دراصل ایران ہی کے ایک کارخانہ میں تیار کئے جاتے ہیں جس کا عملہ تمام تر روسی ہے۔

ایرانیوں کو اس کے منافع کا ۷۵ فیصدی ملتا ہے آئندہ سال کے اواخر میں یہ مراعات ختم ہونے والی ہے۔ (راسٹار)

برطانیہ میں سونے کا محفوظ ذخیرہ

جنیوا ۱۳ جون۔ بین الاقوامی ادائیگی کے بنک کی سالانہ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ یورپ میں سونے اور دوسرے محفوظ سرمایہ کے ذخائر ...... میں سب سے زیادہ اضافہ برطانیہ میں ہوا ہے۔ نیز ادائیگی کے کھاتہ میں بھی سب سے زیادہ فاضل رقم اسی کے پاس ہے۔

ملک میں اضافہ نے اسٹرلنگ کو بھی بتدریج مشکل الحصول کرنسی میں تبدیل کر دیا ہے (راسٹار)

(م) کے مطابق اب تک ۳۰ افراد گرفتار ہوئے ہیں دو مجروحین کی حالت نازک بیان کی جا رہی ہے

راولپنڈی سازش کے وکلا حیدرآباد روانہ ہو گئے

لاہور ۱۳ جون۔ راولپنڈی سازش کے مقدمہ کے ماخوذین کے وکلاء حیدرآباد سندھ روانہ ہو گئے۔ ان میں مسٹر زیڈ ایچ لاری۔ مسٹر محمد شفیع۔ مسٹر حسین شہید سہروردی۔ چودھری اسد اللہ خاں اور صاحبزادہ نوازش علی بھی شامل ہیں۔

فیڈرل کورٹ کا کچھ عملہ بھی حیدرآباد روانہ ہو گیا ہے خیال ہے کہ ۱۵ جون کو مقدمہ کی سماعت شروع ہو جائے گی۔

ڈپٹی کمشنر میانوالی معطل ہو گئے

لاہور ۱۳ جون۔ معلوم ہے کہ پنجاب گورنمنٹ نے مسٹر زیڈ عالم خاں پی۔سی۔ایس ڈپٹی کمشنر میانوالی کو معطل کر دیا گیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ انہوں نے چند بدعنوانیاں کیں جس کی حکومت نے تحقیقات کی

لاہور اور جالندھر کے درمیان بس

لاہور ۱۳ جون۔ ہندوستان میں پاکستان کے ڈپٹی ہائی کمشنر اور کمشنر مہاجرین کی سرپرستی میں لاہور اور جالندھر کے درمیان جو سواریوں کی بس چلتی ہے ۱۳ جون ۱۹۵۱ء سے اس کا ٹائم ٹیبل یہ ہو گا۔

لاہور سے روانگی۔ پیر۔ بدھ اور جمعہ کو صبح سوا آٹھ بجے جالندھر سے روانگی۔ منگل جمعرات اور سنیچر کو ساڑھے سات بجے

وفات

آج ملک عطاء المنان صاحب پسر ملک حفظ البخش مرحوم عمر ۲۴-۲۵ برس ناگہانی طور پر بیمار ہو کر اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔ آمین